بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۰۳

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۶ ماہ وفا ۱۳۲۱ ش | ۲ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بند نزلہ اور سردرد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج خوب زور کی بارش ہوئی:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ رجب ۱۳۶۱ھ

ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف گلوسٹر کو دعوتِ اسلام

ملک معظم کے چھوٹے بھائی ہز رائل ڈیوک آف گلوسٹر ان دنوں جنگی اغراض کے ماتحت ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کی پنجاب میں تشریف آوری پر تاج کمپنی اہور جو قرآن کریم اور دوسری مذہبی کتب تاجرانہ رنگ میں شائع کرنے کا کاروبار کرتی ہے اس کے "مینیجنگ ایجنٹ" کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے حسب ذیل الفاظ میں ڈیوک آف گلوسٹر کو دعوت اسلام دی ہے:۔

"میں جو ہز رائل ہائی نس اور حضور والا کی قوم کو اللہ کے رستے اسلام کی طرف بُلاتا ہوں۔ میری خواہش ہے۔ کہ حضور اس دعوت کو قبول فرمائیں۔ یہی وُہ راستہ ہے۔ جو جنگ کے ان ایام میں محفوظ ترین پناہ گاہ تک پہونچائے گا۔ اور ساری فضا کو کلیتہً آپ کے حق میں تبدیل کر دے گا۔ اللہ کے فرشتے آپ کی خاطر نبرد آزما ہوں گے۔ اور خدا کے وعدے کے مطابق انہی کو فتح حاصل ہوگی جو حزب اللہ ہیں"

اس میں شک نہیں۔ کہ اسلام نے نہ صرف ہر مسلمان کو یہ حق دیا ہے۔ بلکہ اس کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ دُوسروں کو دعوت اسلام دے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری قرار دیا ہے۔ کہ تبلیغ اسلام ایسے رنگ اور ایسے طریق سے کی جائے۔ جو احسن طور پر ہو اور حکمت پر مبنی ہو۔ نہ کہ اس سے غرض محض نام و نمود ہو۔ ذرا غور فرمایئے۔ وُہ مقدس ہستی جس کے اعلےٰ اخلاق و بے مثال طریق عمل کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود خدا تعالےٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے۔ انّک لعلٰی خلق عظیم۔ یقیناً آپ کے اخلاق بہت ہی اعلےٰ ہیں۔ آپ کو مخاطب کر کے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ادع الٰی سبیل ربّک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ یعنی اے رسول تو لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ اپنے رب کی راہ کی طرف بلا حکمت کے معنی کسی چیز کو برمحل رکھنا۔ اور کسی معاملہ کا درست اور صحیح ہونا ہے۔ اور اس میں خدا تعالےٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ اپنے رب کی راہ کی طرف کسی کو بلاتے وقت یعنی دعوت اسلام دیتے وقت یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ جو بات کہی جائے۔ وہ برمحل اور برموقع ہو:۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسی حکیم اور خلیق ہستی کو خدا تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ تو عام مسلمان بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی ذمہ واری اس بارے میں کس قدر اہم ہے۔ اور انہیں موقعہ اور محل کا کتنا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اس بات کے پیش نظر جب اس دعوت نامہ کو دیکھا جائے۔ جو ڈیوک آف گلوسٹر کو دیا گیا۔ تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مذکورہ بالا ارشاد میں بیان فرمودہ کسی بات کو بھی مدنظر نہیں رکھا گیا صرف یہ کہہ دینے سے کہ "میں حضور کو اور حضور والا کی قوم کو اسلام یعنی اللہ کے راستہ کی طرف بُلاتا ہوں" تعلیم اسلام کے متعلق کوئی واقفیت نہ رکھنے والے انسان کو خواہ وُہ ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف گلاسٹر ہی کیوں نہ ہوں۔ کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ اللہ کا راستہ کیا ہے۔ اور اس پر چل کر کوئی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے یا نہیں اور جب تک اس بارے میں تسلی کی کوئی صورت نہ پیش کی جائے۔ کیونکر پیش کردہ راستہ اختیار کرنے کی توقع ہو سکتی ہے۔ پیش نظر دعوت نامہ میں جو بڑے بڑے دلائل دیئے گئے ہیں۔ وُہ صرف یہ ہیں۔ کہ "یہی وُہ راستہ ہے۔ جو حضور کو جنگ کے ان ایام میں محفوظ ترین پناہ گاہ تک پہونچائے گا اور ساری فضا کو کلیتہً آپ کے حق میں تبدیل کرے گا۔ اللہ کے فرشتے آپ کی خاطر نبرد آزما ہوں گے" مگر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اس قسم کے ادعا کی بنا کیا ہے۔ کیا خدا تعالےٰ کی طرف سے خبر پا کر یہ کہا جا رہا ہے یا محض ہوائی باتیں ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ اپنے کسی مقرب اور محبوب بندہ کو آئندہ رونما ہونے والے واقعات کے متعلق کوئی اطلاع دے۔ اور اس قسم کی اطلاعات پہلے بھی بار بار دے چکا ہو۔ جو غیر معمولی حالات میں اور حیرت انگیز طریق سے پُوری ہو چکی ہوں۔ تو اس کا حق ہے۔ کہ کوئی اور بات پیش کرے۔ لیکن جسے یہ بات حاصل نہیں۔ اس کے لئے قطعاً یہ مناسب نہیں۔ کہ ڈیوک آف گلاسٹر کو اس قسم کے الفاظ میں دعوتِ اسلام دے۔ کیونکہ اس کے لئے اس قسم کی دعوت قطعاً بے محل اور بے موقعہ ہے:۔

پھر اگر ایسے شخص کا دن رات تبلیغ اسلام میں گزرتا ہو۔ اس نے دور و نزدیک تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہوں۔ وہ تبلیغ اسلام اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہو۔ تو اس کی طرف سے کبھی بڑے سے بڑے انسان کو دعوت دینا کچھ وقعت کے قابل قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن جس نے کبھی اپنے ہمسایہ کو بھی دعوتِ اسلام نہ دی ہو۔ جس نے اپنے دوستوں کو بھی کبھی اسلام کا راستہ نہ بتلایا ہو جسے کبھی بھولے سے بھی تبلیغ اسلام کا خیال نہ آیا ہو۔ وُہ ڈیوک آف گلاسٹر سے دورے دم ہی نہ لے۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے مدنظر محض اپنی شہرت ہے خواہ وُہ اسلام کو بدنام کر کے ہی حاصل ہو:۔

غرض ڈیوک آف گلاسٹر کو جس رنگ اور جس طریق سے دعوت اسلام دی گئی ہے وُہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ اس وقت ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف گلاسٹر۔ اور ان کی قوم کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے کا واحد طریق وُہ ہے۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اختیار فرمایا۔ اور جس کا اعلان "الفضل" میں ہو چکا ہے۔

حضور نے جہاں اسی جنگ کے متعلق اور خود انگریزوں کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت بتائی ہوئی کئی ایک نہایت اہم باتوں کے لفظ بلفظ پورے ہونے کا ذکر فرمایا وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالےٰ انسانی فطرت کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر وہ یہ تو امید نہیں رکھتا۔ کہ ساری انگریز قوم مذہب تبدیل کر لے۔ کیونکہ یہ بات تو لمبی بحثوں اور لمبے تجربہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر یہ ضرور چاہتا ہے۔ کہ وہ اصلاح نفس کی طرف متوجہ ہو کر فیصلہ کرلے۔ کہ خدا تعالےٰ کی بات جو بھی ہوگی۔ وہ اسے قبول کرے گی آج اللہ تعالےٰ انگریزوں سے یہ امید نہیں رکھتا۔ کہ وہ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیں۔ البتہ ذہنیت کی تبدیلی ضرور چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ نادیدہ خدا کو جسے انہوں نے نہیں دیکھا مخاطب کر کے کہیں کہ اے ہمارے رب ہم یہ نہیں جانتے کہ تیری سچائی کہاں ہے۔ مگر اپنے گردوپیش کے حالات سے یہ ضرور سمجھتے ہیں۔ کہ تو ایک زبردست ہستی موجود ہے۔ اور تجھ سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اس بلا کو ہم سے ٹال دے۔ اور ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ تیری صداقت جہاں بھی ملے گی۔ ہم اسے ضرور قبول کر لیں گے۔ اور اگر متحارب قوموں میں سے کوئی اتنی تبدیلی کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ سے مدد مانگے۔ تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس سے مصیبت کو ٹال دے گا۔ اور کامیابی کے رستوں پر چلا دیگا۔" (الفضل ۳ جولائی)

یہ ہے موجودہ حالات میں دعوت اسلام دینے کا صحیح مناسب اور پرحکمت طریق۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی ہونیکے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرما چکے ہیں۔ کہ

"گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک اور احمدیہ ڈبل کمپنی قائم کی جائے۔ اور اس کے لئے اس نے رنگروٹ مانگے ہیں۔ ناظر صاحب امور عامہ اس غرض کے لئے مختلف اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور گورداسپور کا دورہ کرنا ان کے مدنظر ہے۔ بعض مقامات کا وہ دورہ کر چکے ہیں۔ اور بعض جگہ عنقریب وہ دورہ کے لئے پہونچنے والے ہیں۔ میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس بھرتی کے کام میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ نوجوان اس غرض کے لئے پیش کرنے چاہئیں۔"

احباب جماعت کو حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری سعی اور کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضور کے جس طرح دوسرے ارشادات اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور فوائد رکھتے ہیں جو اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ ارشاد بھی خاص حکمتوں پر مشتمل ہے۔ اور حضور نے ان میں سے بعض کی تشریح بھی فرما دی ہے۔ پس اس کام کو سرانجام دینے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

پیچھے نہ رہیں بلکہ آگے بڑھیں

تحریک جدید سال ہشتم کا وعدہ پورا کرنے کے لئے شہری جماعتوں کو صرف یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء تک بہ حیثیت جماعت مرکز میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ بفضل خدا اکثر شہری جماعتیں اپنے وعدے ستر ۷۰ اسی ۸۰ فی صدی تک ادا کر چکی ہیں۔ پس انہیں اب ایک ایسی دوڑ دوڑنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ جولائی تک سالم داخل ہو جائے۔

زمیندار جماعتوں اور افراد کو نوٹ رہنا چاہیئے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے فصل نکل آنے کے باعث ۳۱ جولائی تک ادائیگی سابقون کی لائن میں رکھی ہے۔ پس ہر زمیندار دوست اب ہی کوشش کرے کہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء تک ادا کر لینے سے کسی صورت میں پیچھے نہ رہ جائے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ دلوں کی تبدیلی چاہتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"نری زبان درازی سے کوئی اللہ تعالےٰ کو خوش نہیں کر سکتا۔ مجازی حکام کو جو اصل حالات سے ناواقف ہیں کوئی خوش تو کر لیوے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی نظر تو دل پر ہے۔ اور وہ دل کے مخفی در مخفی خیالات تک کو جانتا ہے۔ پس جب تک انسان سچے دل سے خدا تعالےٰ کی طرف نہیں آتا۔ ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا۔ خدا تعالےٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئی۔ جب لوگ تبدیلی کریں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کچھ حصہ بھی لوگوں کا درست ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ رحم کرے گا۔ یہ تو اور بھی چالاکی ہے۔ کہ لوگوں کے سامنے نیک بنتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور خدا ترس ظاہر کرتے ہیں۔ اور اندرونی طور پر بڑی بڑی خرابیاں ان میں موجود ہوتی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے ظاہری بحث و مباحثہ میں ہزاروں مذہب پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ دیکھتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ معاملہ کیسا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ سے معاملہ صاف نہ ہو۔ تو یہ چالاکیاں اور بھی خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔ چاہیئے تو یہ کہ انسان خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرے۔ اور پوری فرمانبرداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کے بندوں کو بھی کسی قسم کی اذیت نہ دے۔ ایک شخص گیروے کپڑے پہن کر یا سبز لباس پہن کر فقیر بن سکتا ہے۔ اور دنیادار اس کو فقیر بھی کچھ لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ تو اس کو خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اور وہ کیا کر رہا ہے۔" (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۴ء)

کتاب "شہادۃ القرآن" کا امتحان ۲۶ جولائی کو ہوگا

ذیل کی مجالس متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہر تیسرے ماہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب کا امتحان ہوتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس دفعہ یہ امتحان مورخہ ۲۶ جولائی بروز اتوار ہوگا۔ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ کتاب "شہادۃ القرآن" کے ایک حوالہ مندرجہ صفحہ ۲۷ (یا صفحہ ۲۳ نئے ایڈیشن کے مطابق) ایک ضروری نوٹ ۲ جولائی کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور وہ بھی کورس میں شامل ہے۔ ابھی تک صرف بعض مجالس کی طرف سے اس بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ذیل کی مجالس کے قائدین کرام اس بارہ میں فوری طور پر توجہ کریں۔ اور اپنے اپنے ہاں کی مجالس میں کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ خدام اور دیگر احباب کو امتحان میں شریک کریں۔ اور ان کی فیس داخلہ (ایک پیسہ کے حساب سے) دفتر مرکزیہ کو بھیج کر ممنون فرمائیں۔ توجہ کے قابل حسب ذیل مجالس ہیں۔

امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ فیروزپور شہر۔ فیروزپور چھاؤنی۔ جموں۔ گنج (لاہور) لکھنؤ۔ انبالہ شہر۔ کوئٹہ۔ آگرہ۔ ملتان۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ بیگم پور۔ کانپور۔ نصرت آباد سندھ۔ منور آباد (سندھ) ناصر آباد (سندھ) محمود آباد (سندھ) محمد آباد (سندھ) احمد آباد (سندھ)

مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ: جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر دیا جائے گا جس سے رقم ہر طرح سے محفوظ رہے گی اور نفع بھی ملے گا۔ (خاکسار ... ناظر بیت المال قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جنتِ ارضی کی تعمیر میں مرد و عورت کا حصّہ

اسلام میں عورت کو جو عزت و شرف کا مقام حاصل ہے۔ اس کا مختصر ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں قرآن کریم کی بعض اور تصریحات پیش کی جاتی ہیں:۔

اسلام بنی نوع انسان کا اہم ترین مقصد فلاح حاصل کرنا قرار دیتا ہے۔ باقی مذاہب کی انتہائی بلندی صرف اس حد تک ہے۔ کہ اس کے ماننے والے نجات حاصل کریں۔ لیکن اسلام فلاح کا مقام مومن کے لئے تجویز کرتا ہے جو نجات سے بہت بلند ہے۔ نجات میں تو صرف یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی ناراضگی۔ اور اس کے غضب سے بچ جائے۔ مگر فلاح میں خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے انعامات کے حصول کی بھی بشارت پائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بار بار اولٓئک ھم المفلحون فرما کر بتلایا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم پر چلنے والے آخر فلاح حاصل کریں گے۔ اور انہیں اپنے رب کی رضا کا مقام حاصل ہو جائے گا۔

یہ میدان روحانیت جس طرح مردوں کے لئے کھلا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی کھلا ہے۔ جس طرح ایک مرد اللہ تعالےٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ اسی طرح ایک عورت بھی اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتی ہے جس طرح مرد اللہ تعالےٰ کے الہام اور اس کے تازہ کلام سے مشرف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی اللہ تعالےٰ کے الہام اور اس کے تازہ کلام کی مورد بن سکتی ہیں۔ گویا روحانی ترقی میں مرد اور عورت دونوں کو ایک مقام اور ایک سطح پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ دونوں کو مناسب حال قویٰ دیئے گئے ہیں۔ اور دونوں کے لئے یکساں انعامات کے وعدے کئے گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ مردوں کے لئے تو خاص انعامات کا وعدہ ہو۔ اور عورتوں کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر ان انعامات کے قابل نہ سمجھا گیا ہو۔ قرآن کریم نے اس بات کو نہایت کھول کر اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمؤمنین والمؤمنٰت والقانتین والقانتٰت والصادقین والصادقٰت والصابرین والصابرات۔ والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما۔ کہ تسلیم و رضا کے پیکر مرد اور تسلیم و رضا کی پیکر عورتیں ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں۔ اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت کرنے والی عورتیں۔ سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔ روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔ اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد۔ اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے مغفرت کا سامان اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔ ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثیٰ وھو مومن فاولٓئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا۔ جو بھی نیک اعمال بجا لائے۔ مرد ہو۔ یا عورت۔ ایسے سب لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور ان کے انعامات میں ایک ذرہ برابر بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالےٰ نے روحانی ترقی کے تمام منازل میں عورت کو مرد کے پہلو بہ پہلو رکھا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مرد تو جنت میں داخل کئے جائیں گے مگر عورتیں داخل نہیں کی جائیں گی۔ یا مرد اگر میری محبت اور رضا کا طالب ہو۔ تو اسے تو میں اپنا قرب عطا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر کوئی عورت میری محبت اور رضا کی طالب ہوگی۔ تو میں اسے دھتکار دوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا دروازہ مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں کھلا رکھا ہے۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کے فضلوں کو جذب کرنے کی قابلیت اپنے اندر پیدا کر لی جائے۔ تاکہ جب فضل نازل ہو۔ تو انسان اس کو حاصل کر سکے۔ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور مزید ترقی کر سکے۔ یہ کتنا بڑا مسرت کا پیغام ہے۔ جو اسلام نے عورتوں کو دیا۔ کس طرح اس نے عورتوں کی امیدوں اور ان کی امنگوں کو بلند کر دیا۔ زمین و آسمان کا بادشاہ انہیں اپنے حضور بلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ آؤ کہ تم بھی میری ہی مخلوق ہو۔ میں تم سے ویسا سلوک نہیں کروں گا۔ جیسے دُنیا سوتیلے بیٹوں سے کرتی ہے۔ بلکہ میری محبت کا جام تمہارے سامنے پڑا ہے۔ اسے لو اور اپنے ہونٹوں سے لگاؤ تاکہ تمہاری تشنگی بجھے۔ اور تم پر بھی میری معرفت کے اسرار کھلیں۔ پھر یہ صرف دعوے ہی نہیں۔ ہر زمانہ میں ایسی عورتیں ہوتی رہی ہیں۔ جنہوں نے اعلےٰ سے اعلےٰ روحانی ترقیات کیں۔ اور جن میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ واوحینا الیٰ ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین یعنی ہم نے موسےٰ کی والدہ کی طرف وحی کی۔ کہ تو اپنے بچے کو دودھ پلا۔ اور جب اس کے متعلق تجھے خطرہ محسوس ہو۔ تو تُو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کو دریا میں ڈال دے۔ ہم اسے پھر تیرے پاس واپس لائیں گے۔ اور اسے اپنا رسول بنائیں گے اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کو اللہ تعالےٰ کے حضور ایک مقام قرب حاصل تھا۔ کہ ان پر الہامات نازل ہوتے تھے۔

اسی طرح حضرت مریم صدیقہ کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ فرعون کی بیوی کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ یہ تمام عورتیں خدا تعالےٰ کی مقرب تھیں۔ اور انہوں نے جس رنگ میں ترقی کی وُہ دوسری عورتوں کے لئے قابل مثال ہے۔

علاوہ ازیں اسلام میں عورت مستقل طور پر اپنے مال کی مالکہ قرار دی گئی ہے اور مرد کے لئے یہ جائز نہیں سمجھا گیا۔ کہ وُہ زبردستی اس کے کسی حق کو غصب کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا۔ اے ایمان والو تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم عورتوں کے اموال کو زبردستی حاصل کرو۔ کیونکہ عورت غلام کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وُہ بھی ویسی ہی آزاد ہے۔ جیسا کہ تم آزاد ہو اسی طرح اگر کبھی طلاق کی نوبت آئے۔ تو اس وقت بھی اسلامی تعلیم کے رو سے مرد کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنی بیوی کے مال میں سے کچھ لے سکے۔ فرماتا ہے۔ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واٰتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا اتاخذونہ بھتانا واثما مبینا۔ کہ اگر تم ایک عورت کو طلاق دے کر اس کی جگہ اور کرنا چاہو۔ اور ان میں سے کسی کو تم ڈھیروں ڈھیر مال بھی دے چکے ہو۔ تب بھی تم اس میں سے کچھ نہ لو۔ کیا تم اس مال کو بہتان لگا کر اور صریح گناہ کا مرتکب ہو کر لو گے۔

غرض اسلام نے عورت کو وُہ تمام جائز حقوق دیئے ہیں جن کا ملنا اس کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر کہیں حد بندی کی ہے۔ تو اس میں بھی حکمت کار فرما ہے۔ کہ نظام عالم میں خلل نہ پڑے اور مرد عورت کے دائرہ عمل میں دخل نہ دے اور عورت مرد کے دائرہ عمل میں دخل نہ دے۔ مزید برآں اللہ تعالےٰ نے ایک جامع حکم مومنوں کو ان الفاظ میں دیا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔ اس آیت کے ذریعہ تمام مومنوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کریں۔ ان کو ایسے علوم سکھائیں جن سے انہیں تقوےٰ کی راہوں پر چلنے میں آسانی ہو سکتی ہو۔ ان کی اچھی تعلیم و تربیت کریں۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے جنت پیدا کریں۔ بلکہ اپنے اہل وعیال کے لئے بھی جنت پیدا کریں۔ کیونکہ حق یہی ہے کہ اگر مرد جنت بنائے۔ اور عورت آئندہ نسل کو اس جنت میں سے نکال دے۔ تو کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ امن تبھی ہو سکتا ہے۔ جب عورت اور مرد دونوں مل کر جنت بنائیں۔ اسی میں ان کا سکھ ہے اور اسی میں ان کی نسل ان کی قوم ان کے ملک بلکہ تمام دُنیا کا سکھ ہے۔ اگر عورتوں کو دینی تعلیم نہیں دلائی جائے گی۔ اگر ان کے اندر روحانیت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جائیگی۔ اگر ان کو اعلیٰ ترقیات نہیں دی جائے گی۔ تو کیا ہو گا۔ مرد جنت بنائے گا۔ مگر عورت اس کے بچوں کو اس جنت سے باہر نکال دے گی۔ مرد ہزار چاہے کہ اس کی اولاد نمازوں کی پابند اور دینی امور میں دلچسپی لینے والی ہو۔ لیکن اگر عورت ہمدرد نہیں۔ تو وُہ غلط تربیت کر کے بچوں کو اس جنت میں داخل نہیں ہونے دیگی۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے تعلیم دی ہے۔ کہ مرد اپنے اہل وعیال کی نگہداشت رکھیں۔ اور سب مل کر جنت ارضی کی تعمیر میں حصہ لیں۔ تاکہ دُنیا میں امن قائم ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تدفین کے بارے میں

ایک روائت کے متعلق اظہار حقیقت

روایات ملک نیاز محمد صاحب مطبوعہ الفضل ۱۲ وفا ۱۳۲۱ ہش مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۴۲ء میں روائت ۲۹ کے متعلق پرانے احباب میں مطبوعہ حالات سے مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ اور بعض دوستوں کو اس کی صحت میں شبہ ہے۔ یہ سلسلہ روایات چونکہ مجھے دکھا کر طباعت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس وجہ سے مجھ سے بھی اس خاص روایت کے متعلق سوالات کئے گئے ہیں۔ مجھے بھی گو روایت کے ایک حصہ سے اختلاف ہے۔ مگر ایک تحریر شدہ روائت میں راوی کی غیر حاضری میں مجھے کوئی تغیر وترمیم یا اصلاح و تبدیلی کا حق حاصل نہیں تھا۔ خصوصاً اس صورت میں کہ نہ صرف اصل واقعات کی صحیح جانچ اور ساری کیفیات تک پہونچنے کی راہ میں ناقابل عبور مشکلات حائل ہوں۔ بلکہ قیاس اور شبہات دوسرے خیالات کی تائید میں بھی پائے جاتے ہوں ؛

واقعہ ہائلہ کے وقت قبر کے گرد پروانوں کے ہجوم و اجتماع میں شاذ ہی کوئی ایک آنکھ اول تا آخر تمام واقعات کا معائنہ کر سکی ہوگی۔ کیونکہ بھیڑ اور اژدھام کی وجہ سے ریلا پیلی کے باعث شائد ہی کوئی متنفس سارا وقت اپنی جگہ پر قائم رہ سکا ہوگا۔ ان حالات میں کسی ایک دوست کا کسی حصہ واقعہ کے متعلق غلطی کر جانا بڑی بات نہیں لہٰذا واقعہ تدفین سے متعلق میں اپنے علم کے مطابق جس کے ساتھ مکرمی قاضی عبدالرحیم صاحب (جن کی زیر نگرانی یہ کام انجام پذیر ہوا) کی شہادت اور تائید بھی شامل ہے۔ واقعہ کی حقیقت و اصلیت پیش کرتا ہوں۔ اس طرح ممکن ہے۔ کہ بعض اور اصحاب بھی اس معاملہ کے متعلق کوئی اضافہ فرما سکیں۔

(۱) لاہور سے جس تابوت میں حضور پرنور کا جسد اطہر لایا گیا تھا بٹالہ پہونچ کر خالی کر دیا گیا تھا۔ اس طرح نعش مبارک بٹالہ سے قادیان چارپائی پر لائی گئی تھی۔ لوگوں کو چہرہ مبارک دکھانے اور جنازہ پڑھنے کے وقت تک بلکہ اس کے بعد قبر پر لے جانے کے وقت بھی حضور پرنور کا جسم مبارک چارپائی پر ہی تھا۔ نہ کسی پہلے صندوق میں رکھا گیا نہ ہی دوسرے میں۔

(۲) قبر تیار کرنے والوں نے اس خیال سے کہ نعش مبارک چونکہ صندوق میں آئی ہے۔ دفن بھی ضرور صندوق ہی میں کی جائے گی۔ قبر ایسے طریق سے کھدائی جس میں صندوق اتارا جا سکے۔ اور لحد نہ بنوائی

(۳) حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو چونکہ حالات پیش آمدہ کی وجہ سے ضعف ہو گیا تھا۔ آپ ایک طرف لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے گرد بھی بھاری ہجوم اور دوستوں کی بھیڑ تھی۔ آپ ایک وقت تک یہ معلوم ہی نہ کر سکے۔ کہ قبر کیسی بنی ہے۔ اور جب دریافت فرمایا تو معلوم ہوا۔ کہ آپ تیار شدہ قبر کی بجائے لحد والی قبر پسند فرماتے تھے۔

(۴) حضور کا جسد اطہر بغیر کسی تابوت صندوق یا بکس کے صرف کفن میں لپیٹا ہوا قبر میں اتارا گیا۔ جس کے فرش پر کچھ ریت بچھا دی گئی تھی۔

(۵) قبر کے گڑھے کے اندر اینٹ کی دیواروں پر لاہور سے آئے ہوئے بکس کے تختے ڈالکر چھت دیا گیا تھا۔ اور ان کے اوپر کچی اینٹوں کی ڈاٹ لگا دی گئی تھی۔ پھر اس ڈاٹ کے اوپر مٹی ڈالوائی گئی۔

(۶) مکرمی قاضی عبدالرحیم صاحب میر عمارت صدر انجمن احمدیہ جو اس وقت اس کام پر مامور تھے۔ ان کی خواہش اور تجویز تھی۔ کہ تختوں کے اوپر کی ڈاٹ پختہ اینٹوں کی بنائی جائے۔ تاکہ قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ نہ رہے۔ مگر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کی اجازت نہ دی ؛

عبدالرحمٰن قادیانی بقلم خود

حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ

اور

غیر مبایعین

غیر مبایعین کی یہ کچھ عادت سی ہو گئی ہے کہ وہ کبھی حوالوں کو مکمل صورت میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان میں سے اپنے مطلب کی عبارت لے لیتے ہیں اور باقی کو یوں نظر انداز کر دیتے ہیں کہ گویا وہ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ بسا اوقات ان کے پیشکردہ حوالوں کے سیاق وسباق ہی میں ان کے خیالات کی تردید موجود ہوتی ہے۔

حال ہی میں "پیغام صلح" میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدے میں سے چند اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"حضرت ولی نعمت اللہ صاحب مسلمانوں میں ایک بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔ ان کو اس دنیا سے تشریف لے گئے ہوئے ۷۰۰ برس گزر چکے ہیں۔ انہوں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی بتا دیا تھا موجودہ زمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا"

(پیغام صلح ۳ جون ۱۹۴۲ء)

اس تشریح کے بعد حضرت شاہ صاحب موصوف کے چھ فارسی شعر درج کئے گئے ہیں۔ جن میں آپ نے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ پیغام کی مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدے میں جو کچھ بطور پیشگی بیان فرمایا ہے غیر مبایعین اسے بالکل سچا اور درست سمجھتے ہیں۔ اسی لئے وہ اسے مخالفین کے سامنے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ مگر اسی قصیدے میں جسے پیغام نے پیش کیا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر بھی موجود ہے ؎

دور او چوں شود تمام بہ کام
پسرش یادگار مے بینم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ "جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائیگا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔" لیکن پیغام صلح اور جملہ غیر مبایعین کی با اصولی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ اس ساری پشگوئی کو درست مانتے ہیں۔ اسے احمدیت کی دلیل بھی ٹھہراتے ہیں۔ لیکن اسی قصیدے کے مندرجہ بالا شعر کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ سارے قصیدے کو درست تسلیم کر لیا جاتا ہے اس کے مؤلف کو بزرگ سمجھا جاتا ہے۔ اسے احمدیت کا نشان تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن درمیان میں سے ایک شعر کو غلط قرار دے دیا جاتا ہے۔ محض اس لئے کہ وہ ان کے مسلک کے خلاف ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آخر یہ کہاں کا انصاف اور کہاں کی دیانتداری ہے۔ یہ تو خیر ہم نے دیانتداری کے عام اصول کو مدنظر رکھ کر عرض کیا ہے۔ ورنہ مندرجہ بالا شعر کو درست تسلیم کرنے کے لئے تو غیر مبایعین پر دوہری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے پیش فرمایا ہے۔ اور اس کی مندرجہ ذیل تشریح فرمائی ہے۔ "یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اس کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔" (نشان آسمانی ص۱۲)

فرمائیے اپنے آقا مولا کی اس تشریح کے بعد بھی کسی عذر یا تاویل کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ اگر غیر مبایعین میں سے کوئی صاحب حضرت مسیح موعود سے اختلاف کو جائز سمجھتے ہیں۔ تو وہ براہ کرم اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کی مندرجہ ذیل تحریر کا مطلب ہمیں سمجھا دیں "جب ایک طرف حضرت مسیح موعود کا کھلا کھلا فیصلہ موجود ہے۔ تو ہم اس امر کے بالمقابل کسی اور امر کی پروا نہیں کریں گے۔ اگر دو باتوں میں سے ایک کو ترک کرنے کی ہی ضرورت ہے۔ تو بہرحال حضرت مسیح موعود کا فیصلہ ترک نہیں کیا جائے گا" (مولوی محمد علی صاحب پیغام ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء)

خاکسار خورشید احمد از لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف جو حرف بحرف پورا ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف اور پیشگوئیاں اپنے وقت پر پوری ہو کر خدام کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی رہتی ہیں۔ اور رہتی دنیا تک ہوتی رہیں گی بعض ایسے کشوف اور پیشگوئیاں بھی ہیں جو پورے تو ہو چکے ہیں۔ مگر جماعت کے اکثر حصہ کو ان کا علم نہیں۔ ان میں سے ایک کشف ۵ جنوری ۱۹۰۸ء کا ہے جو مدت ہوئی حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ مجھ کو چونکہ اس کا اب علم ہوا ہے۔ اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے اس کی تفصیل پیش کرتا ہوں تذکرہ کے صفحہ ۶۹۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف اس طرح درج ہے۔

"۵ جنوری ۱۹۰۸ء مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا۔ اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

دوستوں نے اس کشف کو بارہا پڑھا ہوگا۔ اور کبھی خیال بھی نہیں کیا ہوگا۔ کہ یہ کوئی زبردست پیشگوئی ہے۔ جو عرصہ ہوا پوری بھی ہو چکی ہے۔ مجھے بھی ایک دوست نے بتایا تب علم ہوا۔ ایک دن جبکہ حلقہ سول لائن لاہور کے چند دوست میرے مکان پر نماز مغرب ادا کرنے کے لئے جمع تھے۔ استاد محمد اقبال صاحب نے میاں محمد عبد اللہ خانصاحب جو اس وقت ہیڈ کانسٹبل تھے۔ اور اب پھلور میں سب انسپکٹر پولیس ہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نشان ہیں۔ اور اس کی تائید میں تذکرہ کے صفحہ ۶۹۱ پر جو کشف ہے۔ اس کو پڑھنے کے لئے کہا۔ میں نے تذکرہ نکال کر پڑھا۔ اور ان سے تفصیل سنی۔ تو بہت خوشی ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ کا یہ نشان کس خوبی سے پورا ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ امیر خانصاحب کی وفات کے بعد ان کی بیوہ مسماۃ اصغری بیگم نے ایک احمدی میاں مدد خانصاحب سے نکاح کیا۔ اس وقت اصغری بیگم صاحبہ کی عمر قریباً تیس سال۔ اور میاں مدد خانصاحب کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ ان کے آٹھ بچے ہوئے۔ جن میں سے اب بفضل تعالےٰ چھ زندہ موجود ہیں۔ جن کے نام اور عمریں ذیل میں درج ہیں:۔

(۱) میاں محمد عبد اللہ خانصاحب سب انسپکٹر پولیس عمر ۲۶ سال (۲) زینب عمر ۲۴ سال (۳) عائشہ عمر ۲۰ سال (۴) میاں محمد یعقوب خانصاحب عمر ۱۸ سال (۵) میاں محمد داؤد خانصاحب عمر ۱۶ سال۔ (۶) میاں محمد الیاس خانصاحب عمر ۱۲ سال۔

امیر خانصاحب کی وفات کے وقت کون کہہ سکتا تھا۔ کہ ان کی بیوہ ضرور نکاح ثانی کرے گی۔ اور پھر اس کے چھ سے زیادہ بچے بھی ہوں گے۔ جن میں چھ ضرور زندہ رہیں گے۔ حضور کا یہ کشف کہ:

"اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا۔ اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔" کس صفائی سے پورا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار عبد الحمید

ریلوے آڈیٹر۔ لاہور

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے (عہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق قرآن کریم کی ایک پیشگوئی

منجملہ ان پیشگوئیوں یا نشانات کے جو مسیح محمدی کے ظہور کے متعلق قرآن مجید میں درج ہیں۔ یہ بھی ہیں کہ (۱) وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ یعنے جبوقت جانیں باہم ملائی جائیں گی (۲) وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ اور وحشی آدمیوں کے ساتھ اکٹھے کئے جائیں گے۔ یہ دونوں پیشگوئیاں عین وقت پر پوری شوکت کے ساتھ اپنی صداقت ظاہر کر چکی ہیں۔ اس وقت صرف ایک پہلو پر روشنی ڈالنی مقصود ہے۔

آزاد اور غلام کا مسئلہ۔ سرمایہ دار اور مزدور کا مسئلہ۔ غریب اور امیر میں تفریق کا مسئلہ کسی نہ کسی صورت میں قریباً ہر ملک میں پیش یا زیر بحث رہا ہے۔ خواہ یہ سیاسی اعتبار سے ہو۔ یا مذہبی تحریکات کے ضمن میں۔ مگر ایک نرالی تقسیم جو صرف ہندوستان کے لئے مخصوص اور محدود ہے۔ وہ اونچ نیچ ذات یا دوسرے الفاظ میں ہندو اور اچھوت کا مسئلہ ہے۔ یوں تو ایک مسلم بھی خواہ وہ کتنا بڑا خاندانی کیوں نہ ہو عملی طور پر اچھوت کے حکم میں داخل ہے۔ کیونکہ کسی ہندو کی خورد نوش کی چیز کے ساتھ اگر چھو جائے۔ تو وہ چیز بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ اس طرح ناقابل استعمال ہو جاتی ہے۔ جس طرح پر گندی یا زہریلی چیز۔ گویا چھونے کے ساتھ ہی مذہبی جراثیم اس طور پر داخل ہو جاتے ہیں۔ کہ اس چیز کو ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح مندروں کے اندر بھی کوئی مسلم داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ صرف ہندو مذہب کے ایک خاص طبقہ کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ یہ تو خیر ایک نقلی اچھوت کا ذکر ہے۔ اصل اچھوت یعنی شودر اقوام ہندوستان میں زمانۂ قدیم سے آباد چلی آتی ہیں۔ ان کی موجودہ نسل نچلی اقوام ہریجن یا اچھوت اقوام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ ان کے آباء وید کی تعلیم کے مطابق وید مقدس کا کوئی منتر سننے تک کے مجاز نہیں تھے۔ اگر کوئی شودر سن لیتا تو اس کے لئے یہ تعزیر مقرر تھی۔ کہ سیسہ پگھلا کر اس کے کانوں کو بند کیا جاتا۔ کیونکہ وید کا پڑھنا یا پڑھانا صرف اور صرف برہمن کا کام تھا۔ اب بھی گاندھی جی نے اس گتھی کو سلجھانے کے لئے بظاہر اپنے اصل سیاسی مسلک کو چھوڑ کر کچھ عرصہ سے اپنی زندگی اس قوم کی حالت کو سدھارنے اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے ساتھ ان کے تعلقات کو استوار کرنے کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور اسی مقصود کے حصول کیلئے دیر سے ایک ہفتہ وار رسالہ ہریجن نامی شائع کر رہے ہیں۔ اور اس کی آمد انہی پر خرچ کی جاتی ہے۔ گاندھی جی کا یہ قدم اور جدوجہد ایک طرح سے قرآن مجید کی پیشگوئی وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کو پورا کرنے کی موجب ہے۔ اس پیشگوئی کے دوسرے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے آمد و رفت اور نقل و حرکت اور تعلیم کے ذرائع وسیع ہونے کی وجہ سے ساری دنیا کی آبادی اب بمنزلہ ایک شہر کے ہو گئی ہے۔ اور قوموں کا آپس میں میل جول اتنا بڑھ گیا ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں پائی نہیں جاتی اب اذا الوحوش حشرت کا ایک پہلو پوری شوکت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ وہ اس طرح کہ اچھوت اقوام کو بھی رفتہ رفتہ درجہ انسانیت دیا جا رہا ہے۔ اس کا تازہ بتازہ ثبوت حکومت مرکزی ہند Depressed Classes کی نمائندگی ہے۔ جس سلسلہ میں مسٹر امبیڈکار کو وائسرائے کی انتظامیہ کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے۔ یہ اپنی قسم کا ہندوستان کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو عام ہندو اپنے ساتھ بٹھانا تو در کنار چھونے کی بھی اجازت نہیں دے سکتے ان کا ایک نمائندہ ہندوؤں پر اسی طرح حکومت کریگا جسطرح ان کے اپنے نمائندے کرتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل تحریر پیش کی جاتی ہے۔ جو اس صداقت کو ظاہر کر رہی ہے۔

"وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جبوقت جانیں باہم ملائی جائیں گی۔ یہ تعلقات اقوام اور بلاد کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بباعث راستوں کے نکلنے، اور انتظام ڈاک اور تار برقی کے تعلقات بنی آدم کے بڑھ جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم کو ملے گی۔ اور دور دور کے رشتے اور تجارتی اتحاد ہوں گے۔ اور بلاد بعیدہ کے دوستانہ تعلقات بڑھ جائیں گے۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور اسوقت وحشی آدمیوں کے ساتھ اکٹھے کئے جائیں گے مطلب یہ کہ وحشی قومیں تہذیب کی طرف رجوع کریں گی۔ اور ان میں انسانیت اور تمیز آ جائے گی۔ اور اراذل دنیوی مراتب اور عزت سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور بباعث دنیوی علوم و فنون پھیلنے کے شریفوں اور رذیلوں میں کچھ فرق نہیں رہیگا۔ بلکہ رذیل غالب آ جائیں گے۔ یہانتک کہ کلید دولت اور عنان حکومت ان کے ہاتھ میں ہو گی۔" (صفحہ ۱۵ شہادت القرآن)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا استدلال لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے + اور ایک زبردست قرآنی صداقت کو پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ غلام احمد ایم۔ اے۔ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا ذکر خیر

جیسا کہ احباب "الفضل" میں پڑھ چکے ہیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی رفیقۂ حیات جو خاکسار کی خوشدامن تھیں ۱۲ ر وفا فجر کی اذان کے بعد ایک لمبی علالت کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر ۵۸ سال کے قریب تھی۔ قریباً گیارہ برس کی عمر میں شادی ہوئی۔ شادی سے پہلے حضرت مولوی شیر علی صاحب یا آپ کے گھر والوں سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ لیکن بذریعہ خواب آپ کو حضرت مولوی صاحب دکھلائے گئے ان کا نام بتلایا گیا۔ اور اس گھر کے سامان کا نقشہ دکھلایا گیا۔ جہاں بیاہ کے بعد مرحومہ کو جانا تھا۔

مرحومہ صاحب کشوف و رؤیاء تھیں۔ آخری دنوں میں اپنی ایک نواسی کو پاس بلایا۔ اور اپنا ایک خواب جو اس کے متعلق تھا۔ اُسے بتا کر کہا۔ کہ تم جانتی ہو۔ آج تک میرا کوئی خواب غلط نہیں نکلا۔ اور تم دیکھو گی۔ کہ یہ بھی اللہ تعالےٰ نے چاہا تو ٹھیک ثابت ہوگا۔

۱۸۹۹ء میں ہجرت کرکے قادیان آئیں۔ اور عرصہ دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب رہنے کی سعادت پائی۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خانگی زندگی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ نیک۔ متقیہ۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار خاتون تھیں۔ اپنے بچوں اور عزیزوں کے متعلق بھی احکام اسلام کی پابندی کا خاص خیال رکھتی تھیں اور اپنی اولاد کی تربیت میں اسلامی اصول پر سختی سے کاربند تھیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ عام خیر اور بھلائی کرنے میں ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ قادیان کے غیر مسلم بھی اُن کی اس نیکی کے معترف ہیں۔ جس زمانہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سکول میں کام کرتے تھے مرحومہ کو سکول کے بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بہت موقعہ ملتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ محبت اور رافت سے پیش آتی تھیں۔ طالب علموں کو جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ وہ بلا تکلف آکر مانگتے۔ اور مرحومہ حتی الوسع ان کی ضروریات کو پورا کرتی رہیں۔ وہ بچے اب جوان ہوکر باہر چلے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض بڑے بڑے دنیاوی عہدوں پر پہنچ چکے ہیں۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ اب بھی وہ اس محبت اور شفقت کے سلوک کو نہیں بھولے ہونگے۔ جو مرحومہ اُن کے ساتھ کرتی تھیں۔ بعض غریب اور نادار طالب علم مستقل طور پر اُن کے مکان میں رہتے تھے۔ وہ اُن سے مادرانہ شفقت کا سلوک کرتی تھیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اسلام اور احمدیت کی خدمت کا جو موقعہ ملا ہے۔ اس میں بہت حد تک ان کی مرحومہ بیوی کے اخلاص اور حسن انتظام کا بھی دخل تھا۔ حضرت مولوی صاحب تالیف و تصنیف اور دیگر دینی خدمات کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں گھر سے اکثر باہر رہتے ہیں۔ مرحومہ نے اُن کی غیر حاضری میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کے انتظام کی طرف سے اُن کو بالکل بے فکر رکھا ہوا تھا۔ ایک دیانتدار اور مخلص بیوی کے لحاظ سے انہوں نے اپنا فرض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اور اپنے واجب التعظیم شوہر کی خدمت پوری وفاداری اور تندہی سے کی۔ وہ حضرت مولوی صاحب کے آرام کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اور اس کے لئے بڑا اہتمام کرتی تھیں۔

جس طرح سب سے پہلے جب قادیان آئیں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے قریب رہنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ جب آخری دفعہ یہاں سے رخصت ہوئیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے قریب دفن ہونے کی سعادت پائی۔ اور اب مرحومہ کا مزار بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں ایسی جگہ ہے۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار سے اس سے زیادہ قریب جگہ اور کوئی نہ تھی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب اور سب سے چھوٹے عزیزم عبداللطیف وفات کے وقت قادیان میں نہیں تھے۔ اس لئے سخت افسوس ہے۔ آخری دید نہ حاصل کرسکے۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

مدت سے غذا بہت کم ہو چکی تھی۔ ہر روز یخنی کے متعلق ان سے دریافت کیا جاتا۔ لیکن چونکہ معدہ کام نہیں کرتا تھا۔ انکار کردیتیں۔ وفات سے ایک دن پہلے اپنی چھوٹی صاحبزادی کو بلا کر کہا۔ کہ تم ہر روز یخنی کا کہا کرتی ہو۔ تو آج آخری دفعہ اپنے ہاتھ سے یخنی بنا کر مجھے پلا دو۔

میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ مرحومہ ایک بہترین بیوی بہترین ماں ہی نہیں۔ بلکہ ایک بہترین خوشدامن بھی تھیں۔ لمبی بیماری کے ایام میں ایک دفعہ بھی مرحومہ نے جزع فزع نہیں کی۔ اور نہ بے صبری کا اظہار کیا۔ بلکہ آخری دنوں میں اپنی اولاد کو بار بار کہا کرتی تھیں۔ کہ اپنے باپ کے نمونہ کو دیکھنا۔ اور صبر کرنا۔ اور میرے مرنے پر رونا نہیں۔

مرحومہ کی وفات سے پہلے کئی احباب کو خوابیں آچکی تھیں۔ وفات کی رات مرحومہ کی بڑی نواسی جس نے یخنی پلائی تھی پاس بیٹھ کر تمام رات آنکھوں میں کاٹی تھی۔ فجر کی اذان کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا۔ کہ دو عورتیں سفید کپڑوں میں بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہی ہیں۔ عین اسی وقت مرحومہ نے اپنی جان جان آفریں کو سونپ دی۔ اور ادھر ایک اور موصیہ خاتون کا انتقال بھی ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

راقم آثم عبدالمنان عمر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے انکے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عـ۸ چھ ماشہ ۴ر تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

ضرورت ہے
اچھے درزیوں۔ کٹنگ ماسٹروں۔ کلرکوں کی

تنخواہیں معقول۔ رہائش کے لئے مکان مفت۔ آنے کے لئے کرایہ ریلوے وغیرہ۔ خواہشمند احباب فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی کم از کم تنخواہ جو وہ لے سکتے ہوں۔ لکھدیں۔

اے۔ ڈی پال برادرس ٹیلرز رانچی

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں جنکو کھانا کھا لینے کے بعد اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ گرانی متلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض نیز ہیضہ۔ اسہال۔ قے اور پیچش کیلئے مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ پر غیر مسلموں کو کس طرح تبلیغ کی

علاقہ بیٹ

علاقہ بیٹ کے عیسائیوں اور سکھوں کو تبلیغ کی گئی۔ ہماری باتیں دلچسپی سے سُنی گئیں۔ علاوہ ازیں مذہبی سکھوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ انہوں نے قادیان آنے اور نظام سلسلہ کو سمجھنے کا وعدہ کیا۔

وزیر آباد

عبدالرحمٰن صاحب صابر لکھتے ہیں:- بعد دعا احباب وفود کی صورت میں شہر میں گئے۔ سارا دن ریلوے سٹیشن۔ بازار مشن احاطہ اور دیگر ضروری مقامات مثلاً گوردواروں۔ مندروں اور گرجوں میں زبانی و بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی گئی۔ خدا کے فضل سے ہر طبقہ کے لوگوں نے ہماری باتوں کو خوشی سے سُنا۔ اور ہمارے ٹریکٹوں اور اشتہاروں کو شوق سے قبول کیا۔

ملتان

قادر بخش سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں:- علاوہ زبانی تبلیغ کے تفریح گاہوں اور لائبریریوں میں بھی ٹریکٹ رکھے گئے۔ ہندو رؤسا کو اُن کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ دو سو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

گجرات

محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت کے ایک حصہ نے ایک صد غیر مسلم اصحاب کو تبلیغی لٹریچر پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔

سوک کلاں ضلع گجرات

غلام حیدر صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ جلالپور جٹاں اور سوک کلاں میں ٹریکٹ مرسلہ نشر و اشاعت تقسیم کئے گئے۔ ناظم نشر و اشاعت

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

صوبہ سرحد

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے یکم تا ۷ر جولائی تین مقامات کا دورہ کیا۔ اصلاح رسوم اور خصوصیات احمدیت پر تقریر کی۔ دس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چھ مرتبہ قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ ایک غیر احمدی مولوی سے دس غیر احمدیوں کی موجودگی میں علامات مہدی پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ جماعت کو نماز باجماعت کی تلقین کی۔

ساندھن ضلع آگرہ

منظور احمد صاحب مبلغ نے ۲۷ر جون تا ۳ر جولائی چار مقامات کا دورہ کیا۔ ملکانوں عیسائیوں اور ہندوؤں کو تبلیغ کی۔

علاقہ بار

شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ۲۶ر جولائی کو شیخوپورہ میں ملا حیات محمد احراری کا چیلنج مناظرہ منظور کیا۔ ۲ر جولائی کو ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف صدر تھے اور شیخ عبدالقادر صاحب مناظر جنہوں نے آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان سے ثابت کیا۔ کہ امت محمدیہ میں غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ ملا حیات محمد صاحب اُن کے استدلالات کا تو کوئی جواب نہ دے سکے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالہ جات دہراتے رہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے بھی ثابت کر دکھایا کہ آپ امت محمدیہ میں نبی کے آنے کے قائل تھے۔ خدا کے فضل سے مناظرہ خوب کامیاب رہا۔ شیخوپورہ کے مناظرہ کے بعد شاہ مسکین کے جلسہ میں شیخ صاحب نے دو تقریریں کیں۔ نیز ایک تقریر قیام پور ضلع گوجرانولہ کے جلسہ میں کی۔ "الفضل" کے لئے چار خریدار پیدا کئے۔

ناظم نشر و اشاعت

ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سیالکوٹ کیلئے سینئر وائس چیئرمین کا انتخاب

ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سیالکوٹ کے سینئر وائس چیئرمین کا انتخاب ۲۰ جون کو تھا اس کے لئے دو اُمیدوار تھے۔ ایک چودھری شاہنواز صاحب سرکاری وکیل۔ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ اور دوسرے امیدوار چوہدری محمد سرفراز خان صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ سب رجسٹرار سیالکوٹ۔ ووٹ دہندگان کی تعداد ۳۸ تھی۔ چودھری شاہنواز صاحب کے حق میں ۲۵ ووٹ اور چوہدری سرفراز خانصاحب کے حق میں ۱۳ ووٹ ہوئے۔ عظیم الشان اکثریت سے چودھری شاہنواز صاحب سینئر وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ (نامہ نگار)

احمدی احباب مقیم لاہور کی توجہ کیلئے

معلوم ہُوا ہے۔ کہ بعض احمدی جو لاہور میں ملازمت۔ تعلیم یا کسی اور کاروبار کے سلسلہ میں قیام پذیر ہیں۔ جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ مقررہ مقامات پر نمازوں میں شریک نہیں ہوتے چندوں میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہیں۔ اور دیگر جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے۔ اگرچہ خاکسار کوشش کر رہا ہے۔ کہ خود ان احباب کی خدمت میں حاضر ہو کر نظام جماعت کی طرف توجہ دلاؤں۔ لیکن ممکن ہے کہ اُن کا جائے قیام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر ہو۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہوشیار ہو جائیں۔ اور بھٹکی ہوئی بھیڑ کی طرح گلے سے الگ نہ رہیں۔ میں اُن والدین یا مربیوں یا واقفوں سے بھی درخواست کرتا ہوں جنکے عزیز ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں۔ کہ وہ جائزہ لیں اور اپنے عزیزوں کو تلقین فرما دیں۔ کہ اگر وہ اب تک نظام جماعت میں منسلک نہیں ہیں۔ تو جلد از جلد اپنی اس غفلت کو دور کر کے جماعت میں شامل ہو جاویں۔ لاہور کے قریب ہر محلہ میں یا اس کے قریب جماعت قائم ہے۔ اور ایسے سب حلقے ایک مرکزی نظام سے وابستہ ہیں جو امیر جماعت کے ماتحت ہیں۔ جن احباب کو ایسے قابل امداد احباب کا علم ہو۔ وہ اپنے حلقہ کے سکرٹری تعلیم و تربیت یا خاکسار کو اطلاع دیں۔ ۔ ح

حب لبماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے، تو جہان ہے

دل۔ دماغ و اعصاب کی طاقت کے لئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

حب مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۳ جولائی - ماسکو ریڈیو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہزاروں جرمن سپاہی سینکڑوں ٹینکوں کے ساتھ دورونیز کے قریب دریائے ڈون کو عبور کر گئے ہیں ؛

قاہرہ - ۱۳ جولائی - پچھلے حملہ میں برطانی فوج نے جن مقامات پر قبضہ کر لیا تھا۔ کل محوری فوج نے اُن پر حملہ کیا۔ برطانی فوج نے حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا۔ العالمین کے محاذ اور وسطی علاقہ میں برطانی توپیں شدت سے گولے برساتی رہیں۔ محاذ کے جنوبی حصہ پر برطانی افواج نے اپنی سرگرمیوں سے دشمن کو تنگ کر دیا ہے۔ اگرچہ آندھیوں نے ایک حد تک رکاوٹ ڈالی۔ تاہم برطانی طیاروں نے میدانِ جنگ میں اپنی فوج کی حفاظت کے لئے پرواز جاری رکھی۔ اور دشمن کے اجتماعات اور مورچوں پر بم برسائے ؛

باسلے ۱۳ جولائی - برلن کے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ ہسپانیہ میں بہت جلد پھر بادشاہت قائم ہو جائیگی لیکن برلن کے سرکاری حلقے اس معاملہ میں بالکل خاموش ہیں ؛

چنکنگ ۱۳ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے یانگسی میں طغیانی آگئی ہے اور پانی خطرناک حد تک چڑھ گیا ہے۔ ہانکن اور ہنکاؤ دونوں خطرہ میں ہیں۔ شہروں کے زیریں حصے سے آدمیوں کو نکال لیا گیا ہے۔ جاپانیوں نے ہنکاؤ میں ضروری ... [illegible] ... کیا جائیگا ؛

لنڈن ۱۳ جولائی - رائیٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہٹلر کاکیشیا کی طرف بڑھنے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا رہا ہے۔ فریقین کی فوجیں جن کی تعداد بیس لاکھ کے لگ بھگ ہے تین سو میل کے مورچے پر خوفناک جنگ میں الجھی ہوئی ہیں۔ جنرل فان بک کی فوجیں وادی ڈون کو تسخیر کر لینا چاہتی ہیں۔ جبکہ ان کی اگلی فوجوں کا مقصد سٹالینوگراڈ کے اہم صنعتی شہر کو فتح کرنا ہے۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ دور جنوب میں جرمن فوجوں نے ٹگن روگ سے روسٹوف کی طرف نیا حملہ کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ گھر جانے کے خطرہ سے بچنے کے لئے مارشل تموشنکو اپنی فوجوں کو ٹگن روگ کے ارد گرد کے مورچوں سے پیچھے ہٹا لیں ؛

قاہرہ - ۱۳ جولائی - یقین کیا جاتا ہے کہ غالباً یہ اطلاعات درست ہیں کہ مسولینی خود مصر میں پہنچ گیا ہے۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ مسولینی کو اس بات کی امید تھی کہ وہ فاتحانہ انداز سے اپنی فوجوں کو سکندریہ میں داخل کرے گا۔ مگر اس کی یہ امید پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی ؛

قاہرہ - ۱۳ جولائی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل دشمن نے شمالی محاذ پر حملہ کیا۔ جسے ہماری فوجوں نے ناکام بنا دیا۔ یہ حملہ اس علاقہ میں ہوا جو ان مورچوں کے شمال مغرب میں ہے۔ جنہیں ہم نے پچھلے دنوں قبضہ کر لیا تھا۔ ہمارا توپ خانہ الامین اور وسطی محاذ پر سرگرم رہا۔ جنوبی محاذ پر ہمارے جنگی دستوں اور توپ خانہ نے دشمن کو پریشان کیا۔ ریوٹر کے فوجی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جنرل آکن لک نے بھاری نقصان اٹھائے بغیر جرمن فوجوں کے جوابی حملہ کو ناکام بنا دیا ہے ؛

لنڈن - ۱۴ جولائی - کل صبح دشمن کے ہوائی جہازوں نے مالٹا پر دو بار چھاپہ مارا۔ چار ہوائی جہاز گرائے گئے۔ اس مہینہ میں مالٹا پر دشمن کے ۹۸ ہوائی جہاز اب تک برباد ہو چکے ہیں۔ کل اس نے تیسری بار بھی چھاپہ مارنے کی کوشش کی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کے کتنے جہاز گرائے گئے۔ رائیٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس تیسرے حملہ میں بھی اس کے کم سے کم دو ہوائی جہاز ضرور برباد ہوئے ہیں۔ پچھلے ہفتہ دشمن کے ہوائی جہاز مالٹا پر لگاتار حملے کرتے رہے ہیں۔ اس حملہ میں اُس کے تیز رفتار چھوٹے بم باروں نے زیادہ حصہ لیا ہے ؛

لنڈن ۱۴ جولائی - انگریزی ہوائی جہاز چینل پار دشمن کے ٹھکانوں پر برابر چھاپے مارتے رہے ہیں۔ کل تیسرے پہر انہوں نے بولون کے ریلوے یارڈوں پر چھاپے مارے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے تین ہوائی جہاز واپس نہیں آئے ؛

لنڈن ۱۴ جولائی - کل جنرل ڈیگال نے قومی دن کی تقریب پر آزاد فرانسیسیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس دن کو بڑی دھوم دھام سے منائیں۔ جلوس نکالیں اور اپنے اپنے مکانوں پر جھنڈے لہرائیں ؛

چنکنگ ۱۴ جولائی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینیوں نے جاپانیوں کو ہوجاؤ کے ٹاپو سے نکال دیا ہے۔ چینی رات کے وقت کشتیوں میں سوار ہو کر اس ٹاپو میں جا پہنچے اور انہوں نے بعض جاپانیوں کو ہلاک اور بعض کو زخمی کر دیا۔ باقی جاپانی جہازوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے ؛

لنڈن - ۱۴ جولائی - ہمارے ہوائی جہازوں نے گذشتہ رات طبروق پر کامیابی سے حملے کئے مرسا مطروح پر بھی گولہ باری کی گئی۔ طبروق پر لگاتار تین گھنٹے تک حملہ ہوتا رہا۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اُٹھی۔ ایک بم دشمن کے ایک جہاز پر بیٹھا جس سے اسے کافی نقصان ہوا۔ تین اور جہازوں پر بھی بم گرے۔ عمارتوں اور فوجی ٹھکانوں کو تاک تاک کر گولوں کا نشانہ بنایا گیا۔ دشمن اس حملہ کے لئے بالکل تیار نہیں تھا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف پندرہ منٹ کے اندر اندر سات سو سے زیادہ پھٹنے والے گولے پھینکے گئے۔ ایک جہاز کو جس میں گولہ و بارود بھرا پڑا تھا۔ نشانہ بنایا گیا۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس آ گئے ؛

ماسکو - ۱۴ جولائی - وورونیش کے علاقہ میں رُوسی فوجیں جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اپنے کمانڈروں کی اپیل پر ایک ایک انچ زمین کے لئے کٹ رہی ہیں۔ سرکاری اخبار "پروودا" نے بھی رُوسی سپاہیوں سے اپیل کی ہے کہ تم آخر دم تک لڑتے رہو۔ اور ہٹلر کے اس وحشیانہ حملہ کو جس سے تمہارا ملک خطرہ میں ہے اپنی پوری قوت سے روک دو ؛

مدراس - ۱۳ جولائی - مسٹر کے سنتانم ممبر سنٹرل اسمبلی جنہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں مسٹر راجگوپال اچاریہ کی زبردست حمایت کی تھی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی تامل ہنڈو صوبہ کانگرس کمیٹی۔ اور کانگرس کی ابتدائی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی اسمبلی سے بھی اپنا استعفےٰ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو بھیج رہے ہیں ؛

نئی دہلی ۱۳ جولائی - اعلان کیا گیا ہے کہ سوتی کپڑا تیار کرنے والی ملوں کے مالکان کی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس بمبئی میں ہوا تھا۔ اسمیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ تیار مال کا ۳۵ فیصدی حصہ حکومت کو دیا جائے گا۔ اس سے قبل حکومت کو صرف بیس فیصدی حصہ ملتا تھا۔ سوت کی قیمت کے اضافہ کی وجہ سے حکومت نے مال کی زیادہ قیمتیں دینا منظور کر لیا ہے ؛

لاہور - ۱۳ جولائی - ریلوے ایمپلائیز یونین نے اپنے ایک اجلاس میں محکمہ ریلوے سے مطالبہ کیا ہے کہ جو ملازم سو روپیہ سے کم تنخواہ پاتے ہیں انکی تنخواہیں دوگنی کر دی جائیں اور جو سو سے زیادہ لیتے ہیں۔ ان کی تنخواہیں ڈیڑھ گنا کر دی جائیں کیونکہ جنگ کی وجہ سے تمام ضروریات زندگی گراں ہو رہی ہیں۔ ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ کم تنخواہ لینے والے ملازمین کو تین تین ماہ کی تنخواہیں پیشگی دی جائیں۔ تاکہ وہ ضروریات زندگی کا سٹاک کر لیں اور یہ رقم ان سے جنگ کے بعد وصول کیجائے

وردھا - ۱۳ جولائی - ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل شام بھی ختم نہ ہو سکا۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں توسیع کا باعث وہ اختلافات بیان کئے جاتے ہیں جو مختلف گروہوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا ایک گروپ ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ پر گاندھی جی سے شدید ... اختلاف رکھتا ہے۔ اس گروہ کے خیال میں انگریزوں کے تخلیہ سے متعلق گاندھی جی کا استدلال درست نہیں۔ اس گروپ میں تمام مسلمان ارکان کے علاوہ پنڈت گووند ولبھ پنت بھی شامل ہیں ؛

وشی - ۱۳ جولائی - فرانسیسی گورنمنٹ کے دفتر وشی سے پیرس میں آ رہے ہیں۔ اور بھی کئی دفاتر وہاں منتقل کئے جانے والے ہیں ؛

قاہرہ - ۱۳ جولائی - مصر کے محکمہ فوج نے اُن ملکوں کے لوگوں کو مصر میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ جن پر اٹلی یا جرمنی نے قبضہ کیا ہوا ہے ؛

لنڈن - ۱۴ جولائی - آج ڈچ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہالینڈ میں جرمنوں نے بہت سے ڈچ باشندوں کو بطور یرغمال حراست میں لے لیا ہے۔ اور نیدرلینڈ کی نازی فوجوں کے کمانڈر نے حکم جاری کیا ہے کہ اگر مزید تخریبی کارروائیاں کی گئیں تو ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائیگا ؛

لنڈن ۱۳ جولائی - جرمن پولیس کمشنر نے پیرس میں اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ فرانس میں جرمن فوجوں پر حملہ کرنیوالوں کے رشتہ داروں کو بھی سزا دی جائے گی۔ اور قریبی رشتہ داروں کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ عورتیں بھی سزا سے بچ نہیں سکیں گی۔ بچوں کو اُن کی ماؤں سے علیحدہ کر دیا جائیگا

واشنگٹن ۱۳ جولائی - امریکہ کا ایک فوجی مبصر لکھتا ہے کہ اگر ہٹلر کو مصر میں شکست ہوئی۔ تو وہ ۱۹۴۲ء کی لڑائی ہار جائیگا اور رُوس میں اس کی کامیابیاں فائدہ مند ثابت نہیں ہوں گی ؛

لنڈن ۱۳ جولائی - روسی فوجیں وورونیز کے شہر کے سامنے جرمن فوجوں کو روکے ہوئے ہیں مگر لڑائی نہایت مشکل حالات میں لڑی جا رہی ہے۔ جرمن اپنے کئی سو ٹینکوں اور پانچ چھ ڈویژن فوجوں کو دریا کے اس پار لے آئے ہیں۔ اور اب انہوں نے ان فوجوں کو شہر کے دروازوں پر جمع کر دیا ہے۔ ریوٹر کا بیان ہے کہ رُوسی فوجیں وورونیز کے سامنے ہر ایک پہاڑی مورچہ اور ہر ایک راستہ کی نہایت پامردی سے حفاظت کر رہی ہیں۔ جرمن فوجوں کے حملے اور اس کے نتیجہ سے روس کی جنگی اور فوجی صورت حال پر بڑا بھاری اثر ہوا ہے ؛

نئی دہلی ۱۳ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ اسوقت تک برما کا تخلیہ کر کے جو لوگ ہندوستان پہنچے ہیں انکی مجموعی تعداد ۵ لاکھ ہے۔ لوگوں کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی ؛